ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

احتسابِ قادیانیت

جلد ۲۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ

احتسابِ قادیانیت

۲۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

وفریب اس اظہر من الشمس کائناتی حقیقت کو کیسے مشتبہ اور مشکوک کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ بندہ ناچیز وحقیر علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کو احمدی کہنا صرف کفر نہیں بلکہ شدید ترین اور زبردست کفر ہے۔ کیونکہ دریں صورت تمام حقائق کا انکار کر کے آیت اسمہ احمد کا مصداق مرزا دجال کو قرار دینا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب اور انکار ہے۔ جس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی کفر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ان کو قادیانی یا مرزائی کہیں، احمدی بھول کر بھی نہ کہیں۔

قادیانی عقیدہ اور نظریہ

ناظرین کرام! آپ نے مندرجہ بالا قطعی نصوص کی روشنی میں تمام اہل اسلام کا عقیدہ تو معلوم کر لیا۔ اب اس کے برعکس قادیانیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔

۱...... قادیانی پارٹی۔ ۲...... لاہوری پارٹی۔

قادیانی پارٹی کے سربراہ حکیم نور الدین، بشیر الدین محمود، مرزا ناصر احمد اور اب مرزا طاہر احمد ہے۔

لاہوری پارٹی کے پہلے سربراہ مولوی محمد علی تھے۔ پھر صدر الدین وغیرہ اور یہ پارٹی بازی مرزا بشیر الدین سے استحقاق خلافت کے سلسلہ میں وقوع پذیر ظاہر کی جاتی تھی۔

مرزا قادیانی اور مسئلہ اسمہ احمد

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی منبع الدجل والالحاد ہیں۔ وہ ہر مسئلہ میں اور ہر بات میں متضاد اور متناقض بیانات دینے کے عادی ہیں۔ ان کی تحریرات سے ہر شخص اپنے مطلب کی منفی یا مثبت چیز نکال سکتا ہے۔ گویا وہ الحاد وزندقہ کے سپیر پارٹ کے لئے خام میٹریل کا سٹور ہیں یا مداری کی پٹاری ہیں۔ جہاں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور دیگر مسائل میں ذوالوجوہ۔ مبہم اور غیر واضح بیانات دیئے ہیں وہاں اس نے مسئلہ زیر بحث میں بھی وہی دورخی اور دجالانہ روش اختیار کی ہے۔ دوٹوک انداز میں کسی پہلو کو واضح نہیں کیا۔ بلکہ ملحدانہ طور پر اس کی ٹھوس بنیاد مہیا کر دی۔ جس پر بعد میں آنے والوں خاص کر مرزا بشیر الدین نے خوب کھل کر اظہار کیا کہ ''اسمہ احمد'' کا حقیقی مصداق صرف مرزا قادیانی ہے۔ سید کائنات ﷺ کسی بھی صورت میں اس کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ پھر اس پر کئی عقلی اور نقلی دلائل فراہم کئے۔ جیسا کہ آئندہ مع جواب کے آئیں گے۔

لاہوری پارٹی کا عقیدہ

یہ ہے کہ اسمہ احمد کے حقیقی مصداق تو محمد ﷺ ہی ہیں۔ مرزا قادیانی ضمنی اور ظلی طور پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناسبت سے اسم احمدؐ کے ساتھ پیش گوئی کی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دونوں نبیوں نے اپنے اپنے کامل مثیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔'' پھر اسی صفحہ پر مزید وضاحت کی کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطأ (الفتح) سے ایک دوسری جماعت واخرین منھم اوران کے امام مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ اس کے نام کی تصریح کر دی۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۴۰، ۱۴۱)

خلاصہ کلام: آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں کہ: ''ان تمام حوالہ جات سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سورہ الصف میں جس احمد رسول کی پیش گوئی ہے وہ احمد مسیح (مرزا قادیانی) ہی ہے۔ جس کی بعثت حسب وعدہ خداوندی واخرین منھم خود نبی کریم ﷺ کی بعثت ہے۔ پھر سورہ الصف میں ہم یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ: ''یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم'' یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پیش گوئی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں منہ کی پھونکوں یعنی فتویٰ تکفیر وغیرہ سے اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ (بالکل غلط ہے۔ ہر مخالف نے مختلف قسم کے الزامات، طعن و تشنیع اور فتوؤں سے مزاحمت کی) بلکہ مخالفین نے تلوار اٹھائی لیکن مسیح موعود کا زمانہ تلوار کا زمانہ نہیں۔ (یہ بھی سراسر غلط) بلکہ یضع الحرب یعنی عدم جہاد کا زمانہ ہے۔ (یہ تو بعد انقطاع شر وفتنہ ہوگا۔ ''کما قال حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله'') اس لئے مخالف تلوار نہیں اٹھا سکے۔ مگر انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ ''لیطفئوا نور اللہ بافواھھم'' لیکن ان کے مقابلہ میں بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا۔ بلکہ دم سے کافر مرتے تھے۔ فتدبروا! (واہ جی واہ! مرزا کے دم سے کسی کو کیا مرنا تھا، اس کا تو اپنا دم خود قائم نہ تھا)

پھر لکھا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا اللہ نے بار بار الہام میں احمد نام لکھا ہے۔ اس لئے آپ کا منکر کافر ہے۔ کیونکہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے کہ: ''واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون'' (کلمۃ الفصل ص ۱۴۱) یعنی اللہ اپنے نور (دین حق) کو پورا کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ یعنی اہل اسلام کی ناگواری اور مخالفت کے باوجود مرزائیت کامیاب ہوگی۔ (مگر بسا آرزو کہ خاک شد)

تنبیہ

۱...... حضرات گرامی! ذرا توجہ سے مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ فرمایئے اور اندازہ لگایئے کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی ذریت متفقہ اسلامی عقائد ونظریات کو پلٹ کر عوام اہل اسلام کو راہ مصطفیٰ ﷺ سے بھٹکا رہے ہیں اور پھر یہ بھی آپ کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ

اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔ (العیاذ باللہ) اور بزعم مرزا اس پر نازل شدہ مندرجہ بالا الہامات میں بھی جوان کو احمد نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ ان کے پیروکاروں کو احمدی کہا جائے گا۔ لہٰذا اگر ہم ان کو احمدی کہنے لگیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے یہ بات تسلیم کر لی کہ واقعی یہ آیت مبارکہ (اسمہ احمد) خاتم الرسلین ﷺ کے بارہ میں نہیں بلکہ مرزائے قادیانی کے متعلق ہے۔ (العیاذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے تمام الہامات اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور قرآن مجید کی طرح برحق اور سچے ہیں اور وہ اپنے تمام دعاوی مثل مسیحیت اور نبوت میں بھی سچا تھا۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ یہ امور تسلیم کر کے کوئی بھی انسان ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی صورت میں مرزائیوں کو احمدی نہ کہنا چاہیئے۔ (اللہ نے اس امت کا نام خود مسلمان رکھا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے جدامجد نے ہمارا نام مسلمان ہی رکھا ہے۔ (الحج) مگر قادیانی حضرات مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر اپنے آپ کو بجائے مسلمان کے احمدی بطور لقب کے کہلاتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ ثانی لکھتے ہیں کہ (جس دن سے تم احمدی (مرزائی) ہوئے ہو تمہاری قوم احمدیت ہوگئی)

۲...... آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمالیا کہ مرزا قادیانی خود تو صاف اور دوٹوک الفاظ میں ''اسمہ احمد'' کا حقیقی مصداق ہونا واضح نہیں کرتے۔ بلکہ مبہم اور ملی جلی بات کرتے ہیں۔ جس سے دونوں باتیں نکل آتی ہیں۔ گویا خام میٹریل مہیا کر دیا اور کہیں کہیں صراحت کے بالکل قریب بھی پہنچ جاتے ہیں یا بالفاظ دیگر معنوں تو مہیا کر دیا۔ لیکن عنوان قائم کرنے کی ذمہ داری اپنی ذریت کے ذمہ لگا دی جو اس نے بطریق کمال پورا کر دیا۔

دوسرے نمبر پر مصنف سیرہ المہدی وکلمتہ الفصل کی چالبازیاں اور ملحدانہ قلابازیاں بھی ملاحظہ فرمالیں کہ کس طرح اس نے مرزا قادیانی کی فراہم کردہ بنیاد پر تدریجی استواری کا حق ادا کیا ہے۔ شاندار طریقے سے بات کو آگے بڑھایا ہے۔ مگر ابھی معاملہ کچھ برزخی حیثیت میں رکھا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے بھی کچھ کارروائی کا موقعہ رہ جائے۔ (اب اگلے مرحلہ پر مثیل رجال مرزا البشیر الدین محمود کی کارکردگی سماعت فرمائیے)

مرزا البشیر الدین محمود خلیفہ ثانی (قصر دجالیت کا کامیاب معمار)

الحاد وزندقہ کو حد کمال تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرنے والے جناب مصلح موعود مرزا البشیر الدین محمود علیہ ماعلیہ اپنی مشہور کتاب انوار خلافت میں گوہر افشاں ہیں کہ: